

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:9)

نویں پارے میں دو سورتیں ہیں۔ تین پاؤ تک سورۃ الاعراف، باقی ربع میں سورۃ الانفال ہے۔

سورۃ الاعراف کے متعلق سن چکے ہیں کہ اس میں مشرکین کے جرائم اور ان کو ملنے والے سزاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور امت محمد کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر تم نے یہی رویہ اختیار کیا تو ہم تمہارے ساتھ بھی وہی سلوک کریں گے جو سابقہ اقوام کے ساتھ کیا گیا ہے۔

سیدنا شعیب علیہ السلام اور انکی قوم کا تذکرہ:

سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم بڑی مالدار اور تجارت پیشہ تھی۔ شرک کے ساتھ ساتھ ماپ اور تول میں بھی کمی کرنا ان میں عام تھا، اس کے علاوہ ڈاکہ زنی بھی کرتے تھے۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے سمجھایا، مگر انھوں نے سیدنا شعیب علیہ السلام کو دھمکانا شروع کر دیا، تو ان پر زلزلہ کا عذاب آیا، اور پوری قوم تباہ ہوگئی:

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (سورۃ الاعراف: 91)

تو انھیں زلزلے نے پکڑ لیا، پھر انھوں نے اپنے گھر میں اس حال میں صبح کی کہ گرے پڑے تھے۔

فرمانبرداری کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (سورۃ الاعراف: 96_99)

اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچ کر چلتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین سے بہت سی برکتیں کھول دیتے اور لیکن انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے انھیں اس کی وجہ سے پکڑ لیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔ تو کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں

۔اور کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آ جائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ پھر کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں، تو اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کا تفصیلی تذکرہ:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں پہنچ کر اس کے سامنے اللہ کا پیغام پیش کیا، اس نے نشانیوں کا مطالبہ کیا، تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی نکالی، جو سانپ بن گئی، پھر اپنا ہاتھ بغل میں دبایا، پھر نکالا تو وہ چمکدار تھا۔ تو فرعون اور اس کے حواریوں نے ماننے کی بجائے، اسے جادو قرار دیا۔ پھر ملک بھر کے جادوں گروں کو بلا کر ان سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کروایا۔ جب جادوں گروں کے سامنے حق آ گیا، تو وہ فوراً ایمان لے آئے۔ فرعون نے انھیں سخت سزا دینے کی دھمکی دی:

قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (124) قَالُوا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (سورة الاعراف: 123_126)

فرعون نے کہا تم اس پر اس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمھیں اجازت دوں، بے شک یہ تو ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں چلی ہے، تا کہ تم اس سے اس کے رہنے والوں کو نکال دو، سو تم جلد جان لوگے۔ یقیناً میں ضرور تمھارے ہاتھ اور تمھارے پاؤں مخالف سمت سے بری طرح کاٹوں گا، پھر یقیناً تم سب کو ضرور بری طرح سولی دوں گا۔ انھوں نے کہا یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور تو ہم سے اس کے سوا کس چیز کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے، جب وہ ہمارے پاس آئیں، اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اس حال میں فوت کر کہ فرماں بردار ہوں۔

○ فرعون کے برعکس بنی اسرائیل سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، تو فرعون نے انھیں سزا دینے کے لیے حکم دیا کہ دوبارہ ان کے بیٹوں کو قتل کر دیا جائے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو نماز اور صبر کے ذریعے اللہ سے مدد مانگنے کی تلقین فرمائی:

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ

سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (سورة الاعراف: 127_128)

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑے رکھے گا، تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دے؟ اس نے کہا ہم ان کے بیٹوں کو بری طرح قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور یقینا ہم ان پر قابو رکھنے والے ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، بے شک زمین اللہ کی ہے، وہ اس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بناتا ہے اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔

○ تب اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون پر پے در پے سات عذاب نازل کیئے: قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، یا سسری، مینڈک، اور خون:

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَذِهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَى وَمَنْ مَعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (سورة الاعراف: 130_132)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے فرعون کی آل کو قحط سالیوں اور پیداوار کی کمی کے ساتھ پکڑا، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔تو جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے یہ تو ہمارے ہی لیے ہے اور اگر انھیں کوئی تکلیف پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کے ساتھ نحوست پکڑتے۔ سن لو! ان کی نحوست تو اللہ ہی کے پاس ہے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔ اور انھوں نے کہا تو ہمارے پاس جو نشانی بھی لے آئے، تاکہ ہم پر اس کے ساتھ جادو کرے تو ہم تیری بات ہرگز ماننے والے نہیں۔

○ جب کوئی عذاب آتا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرتے کہ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ اس عذاب کو دور کر دے، اگر عذاب ختم ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آزاد کر دیں گے ۔لیکن جیسے ہی عذاب ختم ہوتا، ماننے سے انکار کر دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں دریا میں غرق کر دیا۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ

يَنْكُثُونَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (سورة الاعراف: 134_136)

اور جب ان پر عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ! اپنے رب سے اس عہد کے واسطے سے دعا کر جو اس نے تیرے ہاں دے رکھا ہے، یقیناً اگر تو ہم سے یہ عذاب دور کر دے تو ہم ضرور ہی تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو ضرور ہی بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے عذاب کو ایک وقت تک دور کر دیتے، جسے وہ پہنچنے والے تھے تو اچانک وہ عہد توڑ دیتے تھے۔ تو ہم نے ان سے انتقام لیا، پس انھیں سمندر میں غرق کر دیا، اس وجہ سے کہ بے شک انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔

بنی اسرائیل کی حالت ہجرت:

بنی اسرائیل کے متعلق آپ پچھلے کئی دروس سے سن رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ نے نافرمان ترین قوم تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمادی، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے اور پکے مسلمان بن جاتے، مگر انھوں نے دریا پار کرتے ہی بت پرستی کی خواہش کا اظہار کر دیا:

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ إِنَّ هَؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ (سورة الاعراف: 138_141)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں پر آئے جو اپنے کچھ بتوں پر جمے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لیے کوئی معبود بنا دے، جیسے ان کے کچھ معبود ہیں؟ اس نے کہا بے شک تم ایسے لوگ ہو جو نادانی کرتے ہو۔ بے شک یہ لوگ، تباہ کیا جانے والا ہے وہ کام جس میں وہ لگے ہوئے ہیں اور باطل ہے جو کچھ وہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ کہا کیا میں اللہ کے سوا تمھارے لیے کوئی معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمھیں جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اور جب ہم نے تمھیں فرعون کی آل سے نجات دی، وہ تمھیں برا عذاب دیتے تھے، تمھارے بیٹوں کو بری طرح قتل کرتے اور تمھاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

○ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا، کتاب تورات دینے کے لیے تو پیچھے قوم نے سونے کا بچھڑا کر اسے پوجنا شروع کر دیا:

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ (سورة الاعراف:148

اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا، جو ایک جسم تھا، جس کی گائے جیسی آواز تھی۔ کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ بے شک وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ انھیں کوئی راستہ بتاتا ہے۔ انھوں نے اسے پکڑا اور وہ ظالم تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ کے امت پر حقوق:

نبی اسرائیل کو دعوت دی گئی ہے کہ جس نبی کا تمھاری کتابوں تورات اور انجیل میں تذکرہ موجود ہے، وہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، لہٰذا تمہارا فرض ہے کہ ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورة الاعراف: 157

وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہے، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انھیں نیکی کا حکم دیتا اور انھیں برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

عہد الست:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے ان کی روحیں پیدا کیں اور ان سے ایک عہد لیا تھا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ (سورة الاعراف:172/173)

اور جب تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انھیں خود ان کی جانوں پر گواہ بنایا، کیا میں واقعی تمھارا رب نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں، ہم نے شہادت دی۔ (ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن کہو بے شک ہم اس سے غافل تھے۔ یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا ہی نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ایک نسل تھے، تو کیا تو ہمیں اس کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو باطل والوں نے کیا؟

اسماء اللہ الحسنیٰ پر ایمان اور ان کے ذریعے دعا کرنا:

اللہ تعالیٰ کے بہت سارے صفاتی نام ہیں، ان کا واسطہ دے کر دعا کرنی چاہیئے۔ مزید اللہ کے نام کے معانی کو بگاڑنا یا وہ صفات کسی دوسرے شخص کو دینا صرف شرک ہے، ایسا کرنے والے کی سزا جہنم ہے:

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة الاعراف: 180

اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھے راستے سے ہٹتے ہیں، انھیں جلد ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

نبی کا غیب جاننے مختار کل ہونے کا انکار:

نبی صرف اللہ کا پیغام پہنچانے کے لے بھیجا جاتا ہے، وہ کوئی دوسری مخلوق ہوتا ہے، نہ اس کے پاس اللہ کے اختیارات ہوتے ہیں:

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (سورة الاعراف: 188

کہہ دے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ کسی نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں نہیں ہوں مگر ایک ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

اولاد میں شرک باللہ:

بہت سارے لوگ س طرح عبادات میں شرک کرتے ہیں، اسی طرح وہ دعا اور نعمتوں میں بھی شرک کرتے ہیں، وہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے دعائیں مانگتے ہیں، یا اللہ ان پر کوئی نعمت کرے تو وہ اسے غیر اللہ

کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، یہ بھی شرک اکبر ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (سورۃ الاعراف: 189/192)

وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا، تا کہ وہ اس کی طرف (جا کر) سکون حاصل کرے، پھر جب اس نے اس (عورت) کو ڈھانکا تو اس نے ہلکا سا حمل اٹھا لیا، پس اسے لے کر چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ بھاری ہو گئی تو دونوں نے اللہ سے دعا کی، جو ان کا رب ہے کہ بے شک اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ عطا کیا تو ہم ضرور ہی شکر کرنے والوں سے ہوں گے۔ پھر جب اس نے انھیں تندرست بچہ عطا کیا تو دونوں نے اس کے لیے اس میں شریک بنا لیے جو اس نے انھیں عطا کیا تھا، پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شریک بناتے ہیں۔ کیا وہ انھیں شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ اور نہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔

قبر پرستی کا تذکرہ:

ویسے تو آج دنیا میں شرک کی بہت ساری شکلیں ہیں، لیکن حقیقت میں ایک ہی شکل ہے، ہمیشہ لوگوں نے اللہ کے محبوب بندوں کو ہی اللہ کے ہاں واسطہ بنایا، بعد میں ان کی پوجا کرنے لگے۔ آج بہت سارے لوگ دھوکہ دیتے ہیں کہ پہلی قومیں بتوں کو پوجتی تھیں، اس لیے انھیں مشرک قرار دیا گیا۔ جب کہ ہم تو اللہ کے اولیاء کی تعظیم کرتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، پہلی قومیں بھی قبر پرستی کرتی تھیں، وہ صرف بتوں کو نہیں پوجتی تھیں، بلکہ وہ اولیاء کو پوجتے تھے:

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ (سورۃ الاعراف: 191-195)

کیا وہ انھیں شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ اور نہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اور اگر تم انھیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو وہ تمھارے پیچھے نہیں آئیں گے، تم پر برابر ہے کہ تم نے انھیں بلایا ہو، یا تم خاموش ہو۔ بے شک جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمھارے جیسے بندے ہیں، پس انھیں پکارو تو لازم ہے کہ وہ تمھاری دعا قبول کریں، اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دے تم اپنے شریکوں کو بلا لو، پھر میرے خلاف تدبیر کرو، پس مجھے مہلت نہ دو۔

مسلمانوں کو ان کے مشن کے حوالے سے چند ہدایات:

اللہ تعالیٰ ارشاد ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (سورۃ الاعراف:199-200)

درگزر اختیار کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

قرآن مجید پڑھنے اور سننے کے آداب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (سورۃ الاعراف:204-205)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور خوف سے اور بلند آواز کے بغیر الفاظ سے صبح و شام یاد کر اور غافلوں سے نہ ہو

سورۃ الانفال

جنگ بدر، رمضان دو ہجری میں واقع ہوئی، اس کے فوراً بعد سورۃ الانفال نازل ہوئی۔ پچھلی سورۃ الاعراف میں سابقہ اقوام کی تباہی کا تذکرہ ہے اور سورۃ الانفال میں مسلمانوں کے ہاتھوں اس امت کے

کافروں کو سزا دینے کا ذکر ہے۔

سورۃ کے آغاز میں مؤمنوں کی صفات بیان فرمائی کہ حقیقی مومن کون ہوتے ہیں:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (سورة الانفال: 2-4)

(اصل) مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔

جنگ بدر کا پس منظر:

جب مسلمان مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر گے۔ یاد رکھیں! اسلام میں ہجرت کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمان امن پسند ہیں، وہ لڑائی سے بچنے کے لیے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ مسلمانوں نے کفار مکہ کے ظلم سے بچنے کے لیے مکہ کی آبائی سرزمین چھوڑ دی، گھر سے بے گھر ہوئے، تاکہ ہم سکون کے ساتھ اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ مگر کفار مکہ نے وہاں پر بھی مسلمانوں کو سکون سے نہ رہنے دیا۔ وہاں کے یہودی اور غیر مسلم سرداروں سے تعلقات قائم کئے، تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کریں۔ مدینہ کے کچھ مسلمان عمرے کی غرض سے مکہ آئے تو اہل مکہ نے حرم کا بھی خیال نہ کیا اور مدینہ کے مسلمانوں پر ظلم کیا۔ اس کے علاوہ مدینہ کے اطراف میں اکا دکا حملے بھی کئے۔ جواب میں مسلمانوں نے براہ راست ان پر حملہ کرنے کی بجائے، انھیں احساس دلانے کے لیے کہ تم ہمیں تنگ نہ کرو، ورنہ تمہاری اقتصادی راہ داری ہمارے پاس سے گزرتی ہے، اگر تم نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کی روش تبدیل نہ کی، تو ہم تمہارا معاشی ناطقہ بند کر دیں گے۔ کفار نے یہ بات سمجھنے کی بجائے مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کرنے کا پلان ترتیب دیا۔ اس کے لیے انھوں نے تمام مکہ کے گھرانوں سے مال اکٹھا کیا، کہ اس سے ہم تجارت کریں گے، جتنا فائدہ ہوگا، سب سے ہتھیار خریدیں گے اور جنگ کی تیاری کریں گے اور مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے۔

جب مسلمانوں کو اس ارادے اور عمل کی خبر ملی، تو رسول اللہ ﷺ نے سوچا کہ ان کے اس مال پر قبضہ کر لیا

جائے، تا کہ وہ ہمارے خلاف جنگ کی تیاری ہی نہ کر سکے۔ دوسرے لفظوں میں جنگ بدر کا مقصد جنگ سے بچنا تھا۔ مسلمانوں کو خبر ملی کہ وہ قافلہ شام سے سامان خرید کر واپس آرہا ہے، تو آپ ﷺ نے اس پر حملہ کر کے ان کے مال پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ کافروں کو خبر ہوئی تو وہ اپنے قافلے کو بچانے کے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ مسلمان تو گھروں سے نکلے تھے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے اور ان کے مال پر قبضہ کرنے کی نیت سے، مگر اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر آج حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے دیکھانا چاہتا تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا مقابلہ تجارتی قافلہ کی بجائے مکہ سے آنے والے لشکر سے مقابلہ ہو گیا:

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (سورة الانفال: 7-8)

اور جب اللہ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ یقیناً وہ تمھارے لیے ہوگا اور تم چاہتے تھے کہ جو کانٹے والا نہیں وہ تمھارے لیے ہو اور اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنی باتوں کے ساتھ سچا کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تا کہ وہ حق کو سچا کر دے اور باطل کو جھوٹا کر دے، خواہ مجرم ناپسند ہی کریں۔

○ جب مسلمانوں نے اپنے سامنے تجارتی قافلے کی بجائے مکہ کے فوجی قافلے کو پایا، تو مسلمان پریشان ہو گئے، تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (سورة الانفال: 9-12)

جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کر لی کہ بے شک میں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرنے والا ہوں، جو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں۔ اور اللہ نے اسے نہیں بنایا مگر ایک خوش خبری اور تا کہ اس کے ساتھ تمھارے دل مطمئن ہوں اور مدد نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے۔ بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ جب وہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، اپنی طرف

سے خوف دور کرنے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمھیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کرے اور تاکہ تمھارے دلوں پر مضبوط گرہ باندھے اور اس کے ساتھ قدموں کو جما دے۔ جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں، پس تم ان لوگوں کو جمائے رکھو جو ایمان لائے ہیں، عنقریب میں ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دوں گا۔ پس ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔

جہاد کرنے کے آداب:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کرنے کے آداب سیکھاتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (سورة الانفال: 15، 16)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا، ایک لشکر کی صورت میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن ان سے اپنی پیٹھ پھیرے، ماسوائے اس کے جو لڑائی کے لیے پینترا بدلنے والا ہو، یا کسی جماعت کی طرف جگہ لینے والا ہو تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ آپ کی اسی طرح مدد کرے گا، جس طرح ہجرت کے وقت آپ کی مدد کی تھی، وہ آپ کو قتل کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری پلاننگ کو فیل کر دیا، اور آپ کو صحیح سالم مدینہ تک پہنچا دیا:

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (سورة الانفال: 30)

اور جب وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تیرے خلاف خفیہ تدبیریں کر رہے تھے، تاکہ تجھے قید کر دیں، یا تجھے قتل کر دیں، یا تجھے نکال دیں اور وہ خفیہ تدبیر کر رہے تھے اور اللہ بھی خفیہ تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

کافر عذاب کی دعا مانگتے تھے، مگر عذاب نہیں آیا:

کافر خصوصاً ابوجہل کے بارے میں آتا ہے، وہ دعا مانگتا تھا کہ اگر محمد (ﷺ) سچے نبی ہیں، تو ہم پر

پتھروں کی بارش برسا۔لیکن پتھروں کی بارش نہ ہوئی، اس سے انھوں نے سمجھ لیا کہ ہمارا دین سچا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ(سورة الانفال: 32/34)

اور جب انھوں نے کہا اے اللہ! اگر صرف یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ۔اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انھیں عذاب دے، جب کہ تو ان میں ہو اور اللہ انھیں کبھی عذاب دینے والا نہیں جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے، جب کہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں، اس کے متولی نہیں ہیں مگر جو متقی ہیں اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔

کافروں کو الٹی میٹم:

اللہ تعالیٰ نے کافروں کو الٹی میٹم دیتے ہوئے فرمایا:

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ(سورة الانفال: 38)

ان لوگوں سے کہہ دے جنھوں نے کفر کیا، اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا انھیں بخش دیا جائے گا اور اگر پھر ایسا ہی کریں تو پہلے لوگوں کا طریقہ گزر ہی چکا ہے۔

مسلمانوں کو کفر کے خاتمہ تک جہاد کرنے کا حکم دیا:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ کفر کے خاتمہ تک جہاد کرتے رہیں۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(سورة الانفال: 39)

اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بے شک اللہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

رائٹر

الشیخ عبدالرحمن عزیز

03084131740

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی	حافظ عثمان بن خالد مرجالوی	حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی
03086222418	03036604440	03086222416